غزل

(از جناب سید شرف صاحب زیدی)

دیدۂ دل میں اگر کچھ بھی بصیرت ہوتی ذرہ ذرہ سے عیاں اس کی حقیقت ہوتی
تجھ کو معلوم اگر اپنی حقیقت ہوتی نہ کسی اور کے دیدار کی فرصت ہوتی
میں تو سو بار سناتا انہیں افسانۂ غم بات کرنے کی وہاں جاکے جو قدرت ہوتی
یہ بھی سب کچھ تری نظروں کا کرم ہے ساقی ورنہ ایک گھونٹ سے کیا میری یہ حالت ہوتی
پیکرِ جسم بھڑکتا ابھی شعلہ بن کر تپشِ دل میں جو کچھ اور حرارت ہوتی
میں اگر عشق کی تکمیل میں گم ہو جاتا حسن کو میری حضوری کی ضرورت ہوتی
کبھی پاتے نہ گرفتارِ محبت آرام شامِ فرقت سے عیاں صبحِ قیامت ہوتی
میری نظروں میں سما کر مرے دل میں آکر اور ہی کچھ ترے جلووں کی حقیقت ہوتی
یوں ہی دنیائے محبت پڑی رہتی سونی نہ اگر اس کے لئے عشق کی دولت ہوتی

ہو کے بے پردہ اگر سامنے آئے وہ شرفؔ
ہوش کا ذکر ہی کیا جان بھی رخصت ہوتی

فکرِ لطیف

(از جناب لطیف الور گورداسپوری)

ہستی میں نیستی کی ادا دیدنی نہیں اے دل طلسمِ بیم و رجا دیدنی نہیں

تاریک تر ہے جرأتِ پروانہ کا مآل — اے شمع بزم تیری ضیا دیدنی نہیں
ہر پھول سرنگوں ہے گلستانِ دہر میں — ٹھہرو نہ تم کہ موج ہوا دیدنی نہیں
جس میں خلوص ہو نہ محبت کی چاشنی — ایسے بشر کی کوئی ادا دیدنی نہیں
اے فطرتِ بشر کے مبصر بتا مجھے — کیا امتیازِ شاہ و گدا دیدنی نہیں
بے اختیار جانب گرداب ہیں رواں — اب بیکسیٔ اہل ہوا دیدنی نہیں
سوزِ دروں سے اس کو ذرا اور دے فروغ — اے دل ہنوز داغ وفا دیدنی نہیں
کیا فطرت حسینؓ نہیں قاتل یزید — کیا واقعات کرب و بلا دیدنی نہیں

انورؔ مری نظر میں نہیں تخت خسروی
کیا شانِ بوریائے گدا دیدنی نہیں

رُباعی

رحمت کا اگر نزول ہو جاتا ہے — ترمیم ہر اک اصول ہو جاتا ہے
دورِ روز بہار کی ہوا میں رہ کر — کانٹا بھی چمن میں پھول ہو جاتا ہے